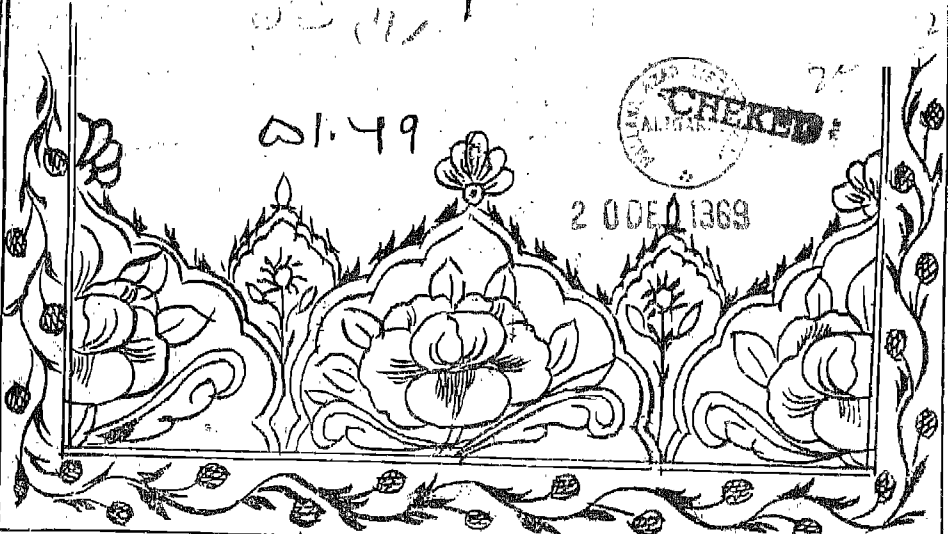




۸۹۱۳۰۲۱  
۵۱۰۶۹



20 DEC 1969



بسم الله الرحمن الرحيم

<p>خدا کی راہ کا دواوی نہ کم ہو سب دواوی میں چٹا کر دین مری کب حمد قابل نہ بان ہو شجر بیان کا پتہ نہیں ہے یہاں جو کچھ کیا ہے وہ سب پیدا لکھن دواوی میں کس طرح بڑے عرش سے ہی اڑا دیا وہ ہاتھ نہ تھین کر کیا سان جنا بکریا میں کر گزاری بنی کتنے گئے اس غم سے رو مگر اپنی فہم سے نہ گھٹیں</p>	<p>جان نا حشر میرا کرت کم ہو فرس کو فہم کے ڈنٹا گئے ہیں یہ خو کیا ہو اور اس کا کیا بیان یہاں کچھ عقل کا چلنا نہیں ہے کیا ہے کب کسی پر سب ہو پیدا دفعہ سے رو کا نجات صلی اللہ علیہ وسلم کہ سب کچھ کی خاطر ہے بنایا کہ جب کو کر کے سلطان نہ بن طلب کو تھو آمزش نہ ہائی کہ اس کا فاش ہوئی ہم ہر تین کہ ہر تین ہو ہم اونی دیکھیں</p>	<p>کہاں قدرت قلم فرماتی پائی بہت ہی سب سے پہلے کیا پائی کوئی حشر پہاں بنا لگا ہو بہلا ہو ہوش کی کنیز سارنی مگر سب کو محمد کر کے یولا نظر سے کہ وہ اچھے ہیں بیان اونکی کہ کچھ سو وقت اگر حاجی ہو ایسے کامل تلفٹ نہ ہی ہوئی اونکی قوت بہن چاہتی سگی مری فکر</p>	<p>کہ یہ دواوی کرے صنعت نائی وے کچھ دواوی باہیت نہائی شپا و گندہ کو دواوی نہا و کہ ہے پاں بندگی اور خدائی کچھ اپنا اس ہی پر احوال کلا براق دواوی تھا سب کی اک لاری بھیر اتنا علم سے کل اوجا طان یہ الفت اونکو تھی سب سے کہ و تو بیشک ہو پڑتی سخت مشکل برادری مگر عیسے کی حسرت کہ اصحاب کا اونکو تین دن فکر</p>
<p>وہ چار دن باغیر تھے طرح</p>	<p>بہینہ جسے میں کہتا ہوں طرح</p>	<p>پہیم جان جو کون کی لاری</p>	<p>وہ غصہ جبار تھے ہر جا رک</p>

<p>ہر شخص سے اور ہر حد سے کہوں صفت اور کچھ نہ ہوتا کہ یہ اس کا ذکر کی صفت خیر عرض ہو جس سے پیہر کوئی اس کو سمجھنے کی طرح بیک نوازبان کہوں نہ میر وہاں تو فیاض بیکو سب سے سوئے نہیں اب اور یار جہاں کے محکمہ ایمان اور ثمانا میری یہ عرض ہے اب سے یا</p>	<p>کچھ چاہے کوئی اور نہ کہ کسی کہ دل میں چھوڑ دیا ہے کاکڑ بہلا یہ کیا ہو اور کیا اس کی فکر ہو رہی خنق میں یا پھر سمجھتے ہیں اس کو اس طرح منہ جات بھنباب قاضی الحاجات</p>	<p>مخصوص میں نہیں بنی کا نام بیانی نہیں یا ہون میں اثنان زبان بیان اس کا خدا ہی ہو اس سب کا بوجھ پوچھ کر کب تک نبوت جو میری آخری پرہ منہ جات بھنباب قاضی الحاجات</p>	<p>کہوں کہ نہ سوئی ہو کسی طرح اور اس اپنی زبان میں بیان وہاں کچھ مصطفیٰ ہی سے ہوا علی کو جان لہا اور نہ بیک خلافت ختم ہے وہیں علی یہ میری یاد ابست ہوں میر کہ مشکل سخت ہو میری ہر یہ اب میں مانگتا ہوں تجھے سب کو اجابت کے لگا پاس دعا کو رکھو تم وہاں سے لگا کر</p>
<p>تو پھر میں مدعا پر ہے آؤں خیال آئے کہ یہ دنیا ہے فانی دن فرزند بے شمع نہیں ہے وہاں حالت ہے گی اور اپنی یہی تھا سچ محکمہ کیا کروں میں اویٹ جب بہت سی پائی تھے یہ کہہ کر سے نکلا ہے سر و پا کسی جاہل نہ تھا آرام محکمہ تو تھے یوں کہا دل سے تکرار پر ہما تک میرا میان پہنچا محمد بنی نام اور کچھ مشہور خدا کو ہمیشہ شاد رکھے رہے اور نہ ہمیشہ تندرستی</p>	<p>تھیں کہ سر نہ شست اپنی در خدا چاہے کے دن نہ گانی نہیں آتا کوئی اس کے کسی کہ ہم سے فقط اور کوئی کہ وہ محکمہ ہے کیونکہ اور تین تو پھر ناچار یہ ٹھہرائی تھیں یہاں مدت تک صحیح البصیر نہ تھا وحشت سوا کچھ کا محکمہ کہ ایک زندگی سر نہ تیار کیا ایک لکھنؤ میں آن پہنچا میان چہرے عورت کا ہنسنو غم و اندوہ سے آزاد نہ پٹے گرد اور نہ کسی</p>	<p>فلک کے ہاتھ میں تنگ آیا عبث ہو جب میں نہ نہیں ات الگ ہو جائیں گے کہا کہا کوئی کیا دل کہ جو اس سے نہ تیار نہاں روں شور سے دل نہ تیار کہ کوئی نہ تھیں کچھ پاس تھے کوئی محکمہ نظر آتا جو انسان رہا مدت تک خانہ بدوش کہاں تک شورش مستی میں تھے میان چہرے جو بان لکھ رہا میان قور میں کچھ ہوئے بہانی یہاں لکھ ہوسا مان و نکو گئے لیکر چھ وہ اپنے گھر کو</p>	<p>تو اڑا کہ غم کا میری دیا پایا کہوں ہوا دیون اپنی ہون پڑی کی رفت آسہر چار تو بالکل اور کیا میرا خود خوا دلیکن کوئی کچھ خوش تھے پر اب لازم ہی ہے لیجئے تو رہ کر تانیں اور سچے مجھے پہر ایک دن چرا گیا ہو میں اب چلو کسی بسی میں وہ اپنے سب طرح سے قدر تھے اور انوں میں خوبی اور ہر وہاں ہر نصیب لہا انکو رکھا الہ میری آگے مال نہ کرو</p>

<p>کچھ وہ دیکھ کر ہے سوچتا غیر از اسٹانہ رچی جہ سے کچھ بہر صورت میری گردن پہ لپٹا اوٹھا تو تھے وہ ہر اک بات لپٹا غرض جہ تک نام لپٹا میں فرستادہ نگین ہی آیا لگے وہ مجھ سے کہتے نہیں کسی کہا تو مجھے جتنا تھا معلوم مگر جب کہ مجھ سے بنت کچھ ہو زرق کا اور سکونہ پڑا وہ اول نادیاں لپٹا میں نہیں لٹے ہے بہتر کوئی چھوٹا جہان میں جس قدر گھوڑا لپٹا کہ دیکھا پانچ فصلوں میں لپٹا خلل ہو دوسرا بڑا کر لپٹا خلل چوتھا جو سو رنگ کا لپٹا</p>	<p>کہ پھر مطلق رہا اوٹھ کر کچھ تھکتے تو آویستے نہیں اوٹھ کر ہے یہاں تک کہ خوفی سے تالکے اور فاسیدی تو گویا تھا بہشت عباد میں نہایت طے روٹھا اوٹھو بایا کہ نہ اسکو کہا کرتے کیوں کیا تھا نہ میں نے وہ قوم تو کی اوٹھ لے لینے چھت</p>	<p>سے ال اوٹھ اور اوٹھ غرض جو وہ کا تھا سوٹھا وہ کہ اسے کہ اوٹھا سکا نہیں وہاں جو تھکتے ہوتی تھی وہاں قضا را ایک دن جو سوچتا زبیں گھوڑا لپٹا اوٹھو بایا ہماری خاطر اسکو کچھ نہ سوڈہ کیا ہو جسے نہ لپٹا کیا خاطر سے اوٹھ کر ہم لپٹا</p>	<p>ہیں خوش وہ نہوا اوٹھو کسی غم تو کچھ اوٹھ میں میرا پہنچے ہے اسی کچھ میں جہاں سے ہوتی تھی سو بایا لگے پڑھتے اوٹھا کر میرا دل سواریا بہت کتنے تھے وہ بہر صورت اسے کہتے تھے یہی لازم ہے میں لپٹا وگرنہ کچھ نہ تھا مطلق مرانم بند ہا ہو جسکو دروازہ لپٹا ہت تھا ہے اوٹھ کر تھے وہ سمجھے اشراف لپٹا سوہرگ کا بنا دیا ہو میں سر عیب بیوں بیوں لپٹا کہ ہول دیکھتے ہی جسکو پتلا بہت گے پانچواں پھر لپٹا تو بد کہتا میں کوئی اسے لپٹا تو سب کا ایک ہی ہے حکم اوٹھا مساوی تھا پردہ ہیں لپٹا کوئی کہتا ہے تھی اسے نکو کچھ ہی میں نہیں اسکا خریدار مقرر یار تو جہاں لپٹا اسے کہتے ہیں اسکا مال لپٹا</p>
<p>کہ جو شہوڑیں بھو بیاں تو لینے کا نہ قصد اسے نہ تھا نہیں لیتے اسے لپٹا یہی کہتا ہے سینگوں سے نہ چھٹا نہ لو اوٹھ کر مارے گا پتھر گدھا سینگوں سے آفت لپٹا تو آجادہ ہے اسے لپٹا</p>	<p>خدا فرمائی ہو کہ روٹی سوگند جو بہتر ہے تو نہیں لپٹا تو اوٹھ کر ہے ہو جانور مفصل تجھ سے ہوا عیان تو پڑی کا اور وہ موٹا قباحت تیری صورت کی لپٹا</p>	<p>غیر از اوٹھ کر کچھ نہ کس جو طبع کے گلگوں کوٹھا کل اوٹھ کر ہے اک پانچ لپٹا مقرر عیب گھوڑا لپٹا قباحت تیری صورت کی لپٹا</p>	<p>کہ جو شہوڑیں بھو بیاں تو لینے کا نہ قصد اسے نہ تھا نہیں لیتے اسے لپٹا یہی کہتا ہے سینگوں سے نہ چھٹا نہ لو اوٹھ کر مارے گا پتھر گدھا سینگوں سے آفت لپٹا تو آجادہ ہے اسے لپٹا</p>
<p>کہ جو شہوڑیں بھو بیاں تو لینے کا نہ قصد اسے نہ تھا نہیں لیتے اسے لپٹا یہی کہتا ہے سینگوں سے نہ چھٹا نہ لو اوٹھ کر مارے گا پتھر گدھا سینگوں سے آفت لپٹا تو آجادہ ہے اسے لپٹا</p>	<p>کہ جو شہوڑیں بھو بیاں تو لینے کا نہ قصد اسے نہ تھا نہیں لیتے اسے لپٹا یہی کہتا ہے سینگوں سے نہ چھٹا نہ لو اوٹھ کر مارے گا پتھر گدھا سینگوں سے آفت لپٹا تو آجادہ ہے اسے لپٹا</p>	<p>کہ جو شہوڑیں بھو بیاں تو لینے کا نہ قصد اسے نہ تھا نہیں لیتے اسے لپٹا یہی کہتا ہے سینگوں سے نہ چھٹا نہ لو اوٹھ کر مارے گا پتھر گدھا سینگوں سے آفت لپٹا تو آجادہ ہے اسے لپٹا</p>	<p>کہ جو شہوڑیں بھو بیاں تو لینے کا نہ قصد اسے نہ تھا نہیں لیتے اسے لپٹا یہی کہتا ہے سینگوں سے نہ چھٹا نہ لو اوٹھ کر مارے گا پتھر گدھا سینگوں سے آفت لپٹا تو آجادہ ہے اسے لپٹا</p>

فرستادہ نگین

سو آنسو ہاں کی پساہنیں  
اوی ہوئی کی شش پھٹے سے  
وہ خود ایک ہوا خود ہوا  
مسار کا ناکر کہنے ہیں چپ  
تند اوکے جو پہ جاتی کے اند  
سب اوس کو ٹر کر کو تو لبنا نہھا  
نبل میں جسے ہوئی کا حل ہے  
سوا اوکے مساوی ہاتھ میں  
کھڑی اکہ نہیں اس ناس ہے  
اور اوکے تیک کے باہر چپ  
تجربہ ہاتھ کو ہوئی اگر ہے  
جوتھ چنے کو اوس ہوئی کا پاد  
جوتھ اوپر کو تو ہوئی بری قسم  
تے بڑوڈ کے جو ہو کھو  
کہو نام اوکا وہ شوئی ہیں چپ  
تو نام اوکا ہر بل اوکو ہیاں  
چو ہے دونوں کا اوس سے ہر بل  
غرض جسکے ہو ہوں وہاں  
اب میں ہر کیا میں کے کھو  
خصوصاً جب توئی یہ ہو چپ  
نہیں بھی ناکہ اوکا دستوار  
اوسو جانتی ہوں خاص اوس عام  
شریعت کے موجب ہیں وہ

و ہندو سمجھتے ہیں کہ لاریہ  
 منہل مہاں رکتے ہیں پیدار  
 یحییٰ ہر نام اور کما کر پیدار  
 سمجھتے ہیں کہ دو لک چھ  
 تو ہر اول تو اس سے بہت  
 رشتہ دیون اور پھر نیل  
 منہل کتا اور گندہ بغل ہے  
 ز خوب او سکونہ بدی تاجین  
 زبان اپنی میں ہم او کو  
 تو لگا پاٹ اس کے تے یوں  
 تو وہ دونوں پر بالکھتر  
 تو ہنسا گا نام اور کما کر زما  
 سب کھنڈا اور کما کر ہر نام  
 تو اس کی کھڑکی کو تو مطلب کو  
 جہاں تاجی میں اور پو تو مل  
 و گر کو لک پدا او سکونہ  
 کہ سوہ میں کہتے ہیں او  
 تو اس کی کھڑکی کو تو مطلب کو  
 سب کھنڈا اور کما کر ہر نام  
 کہ دیکھ اور کما کر ہر نام  
 تو جو زین کو اور سوہ پیدار  
 و سب ال  
 مفصل لکھو کہ دیکھ اور کما کر ہر نام

تھلکے نیچے جو بھونسی اور  
 سمجھنے میں غصہ لگ گیا  
 پھر اوجھڑ کر ان کے پیچ  
 اگر نام سے بھی اور کچھ کام  
 اسے چپ کاٹھن سے میں  
 کہ وہ پیدا کر کے اس میں  
 اسے لیتا نہیں دیکر اک پش  
 تلو چپ کے بھونسی اور چوٹی  
 سوا اووم کر اور دوز ویک  
 بنیاد میں اصل نام اوکو  
 ذرا اس میں سے لکھ لکھ  
 نذر بھونسی کردہ تو تھلکے  
 چست سبھی اڑتے نہ نہا  
 وہ گھوڑا لاکا اور بھونسی  
 جو خبر بہ بھونسیاں تو لکھ لکھ  
 اگر بھونسی چپ میں بال کر  
 تھان طاق طرف لکھ لکھ  
 و کردہ چست میں اور سکوتے  
 سچے لگا کر دون اس سے  
 یو بھونسی سے کہ نہ لکھ  
 لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

کہ اگر تو زمین نمی سار میند  
 اوسے کئی نیند کتا ہر محبوب  
 تو اوس بہتری کشتہ ہر ایچ  
 تو سب کچھ تو اوس کا یزین نام  
 وہ بایں او سے سب بایں  
 نہیں عینت سوارو کئے ہوتی بایں  
 و لیکو وہ مغل جو ہر قریب کشت  
 تو او کو مہر کئے ہوتی ہوتی  
 کہ او اوس بہتری کئی نیند  
 بہت لیتی ہوتی دیکر دام او کو  
 اوسے پہناتا ہے سخت مشکل  
 کہوں باب او کو جو میری سبکی  
 جہاز وہ نہاد او کا خبر دار  
 بلایا کت جان او میری ہر زبرد  
 و یا ہوں نہت سر سب کچھ کو  
 تو اوس سب کچھ ہر نیند  
 تو اوس کئی کئی کئی کئی کشت  
 فرو شدہ جو کچھ جاوے تو کئی  
 اوسے بد چاہی ہو کئی کئی  
 اوسے لبتی ہوتی ہوتی نیند  
 جو وہ ہوتی ہر بہتری سبکی  
 وہ بہتری کئی کئی کئی کشت  
 رکھو یا او کو کئی کئی کشت

کے لئے یہ ہے کہ وہ اپنے لئے ایک اور چیز کو چاہے۔



کہیں مضبوطی کے طور پر نہایت  
 اور کوئی نہیں کیا ہے یہاں  
 نظر دیکھتے ہیں اس پر  
 کہ جسے جو بن سید کا دُعا  
 کہ اگر کوئی سب جسکو تیرا  
 کہ وہ ہرگز نہیں ہوتا ہو گیا  
 و لیکن وہ چلنے میں بہت  
 تو جان اسکو بیکار ہے یہ کم  
 تو اسکو گھر کو گئے ہیں کچھ  
 نہیں ہو گا کہی اور وہ موٹا  
 کہ جسے نیکو سو فیروزین بیکار  
 تو پھر وہ ہر زیادہ کیا کم ہو  
 کہ جسے دیا تو کچھ دیا ہو چکا

---

**فصل چہارم در سب**  
 کہ جو باور اسکو چاہے  
 تو عقل و دان بالان و  
 تھے وہ باور وہ ہی چھا  
 توینے کا کار تو اسکو تنگ  
 تو لازم ہو کہ اسکا کار  
 بہت بدین ہے اصلانہ تو  
 یہ نظر دیکھتے ہیں وہ میرا  
 وے برعکس اسکو چاہے  
 تو زبان اسکو کہیں کہیں

پسند او کے سوا کرتے نہیں اور  
 کہیں میں تجھ گردن کو لائے  
 جو پوچھے کوئی کیا ہے یہ تیرا  
 بہت سیدھا ہون اور خرم ہون  
 وہ گھوڑا جس کا سپہ سالار ہو  
 جو گھوڑے کا بوزن کا نہیں نام  
 سپاہی کے فوجی وہ کام کا یار  
 مغل سپاہی نیت اس کے تیرے  
 لگا ہو پیٹ جس کا پیٹ ہے یا  
 سچے اور سکو تو یہ اس کے شک ہے  
 ہمیشہ گرم ریت اور کوہ پیر یا  
 بہت کہا و گادہ ٹھوکر تو کہہ  
 تو اہل ہند اور کچھ ہیں سب

**ان لوں اس پان**  
 یہ مطلق اسے میرا کہا مان  
 بچو اس سے بڑا تو ہو وہ ٹیل  
 بطا ہر کہنے میں وہ ہے  
 خبردار اس کے رہے جسے سب  
 یہ سب کہتے ہیں گویا یہ طاقی  
 یہ دونوں وہ آدم شیم کر رہی  
 اگر ہودی سفید اک ماتھ دیا  
 سر کیا پاس سے اس کے تو کہت  
 وہ عرب فوجیوں کے نزدیک ہر

مری بھی پڑے کرتا ہوں مجھ سے  
 وہ اس طرح نہیں مغل نہیں کچھ  
 تو کہہ دو ہے کہو اگا دونا نا  
 تو کہیدو غیا تو اسکو بے غم  
 تیرا کہ ہے مقرر نام اور سکا  
 تو پھر ہے وہ کچھ تو کہنا نہ غم  
 دے سوداگر اسکو دے نہ ہار  
 تعجب ہے ہن سارے دیکھ رہے  
 فلاح اس نے ہوگی تھوڑا نہا  
 یقین ہے حیا کہہ کتا ہی ام  
 بہت چلنے سے ہو تازہ پایا  
 اور اس گھوڑکو اپنے حیرت  
 مغل اچھا دے کہتے ہیں اس  
 کر فتنہ حیار میں نہ اٹھا  
 نہایت نخل اور بدین اس جان  
 اور نے نہ کچھ اس میں کچھ  
 دے باطن میں ہنشا سبلا ہر  
 مبصر لوگ اس کو تھیں غور  
 رکھ گاکینہ اس کو گھر میں باقی  
 تو مطلق اس سے مت وہ ہے  
 تو اس کے ساتھ اس کو انسان  
 سدا کر اس وہ گھر اس کے  
 سنا ہر شے لوگوں سے مار

[illegible]





کہ ملتا ہو بہت کماتا ہو فقوڑا

در بیان خستہ خستہ سال آب

تو بلالون اور دواتوں کی بجائے  
 تو گھوڑا کیا تو تاج کی بجائے  
 مقرر تیرے ایک ہوتا ہے گویا  
 تو لازم ہے کہ تو اس کو سب سے پہلے  
 مقرر لوگ اور کشتی میں نہیں  
 نہیں معلوم ہوتا اس سوان  
 تو کچھ یہ خطرہ یہ تو کچھ ہیج  
 تو تخمینہ میں ایسا کہ کہ اتنی  
 وہ نادان ہے کہ جو اس کو چٹو  
 مہر بھی جاسکے نہیں ہے  
 کوئی دیکھتا ہے نہیں اب

وہابیہ کے ہمایوں اور بیان کے مضامین

سو دہ پختہ ہیں تان پور  
 مصالح او سکود و تاجی توڑ  
 پختہ نرکی تازی میری فرست  
 کہ اک من عالم ہو اور عقل حسن  
 نمایان جا صورت سے ہونی لگا  
 کار کہ چکے ہیں آسمان حسن  
 کہ ہو باد و غیر انک تا عیان  
 ولیک ہو نہیں سکتا اسیر قوم  
 بتانا او سکویں میری تھی نام

ولیک سے یہ میری ستر اویار  
 غرض جو ٹوڑی ہو گئی و کہیں  
 مزاج ہر ایک کے گھر کیا ہو  
 مہر میں ہائی صفت ہو کار  
 ولیک طبعی ہو و کر با سنا  
 سپاہی زاوہ ہا از ایک ہا  
 بتانا امید و پیشاب سے یار  
 اوست کہتے ہیں قل علم سے  
 بتانے کی جو گشت ہو گلا جی

سر تو سیر اہل کاسہ دگر  
 کچا اویسے تہلے کچھ چھل  
 آدمہ کو گوشل سر گری کا  
 سپید ہوتا، جھٹک انت بجا  
 جب او بیج بکا منہ تو  
 گرین کو زکریا بیست سخن  
 نہیں ہو ہا کیو غین کہیں  
 فیسا اوس تو دریا رز  
 کسی کو تیرے سے ہو کر نیم  
 جو کوئی پوچھئے اس کی سبب  
 کہ بڑا باج نہایت میر گھوڑا  
 سرن سکا کوئی پاسکا نہیں  
 سوا اس کو چن چل بن سب  
 ضروری تھی وہ جو جوانی  
 علاج اب تک بدین جو کہ اعدا  
 نظر کر جس قدر چٹا ہو گھوڑا  
 نہو جا ایک ہی کی فکر میں ت  
 غرور اس فن میں تیرے  
 ہر اک ٹوکری ہمارے چول  
 سوا یا فہم بن ہو وہ بہت کم  
 سو کہ کچھ اداکار ناہجریان  
 چہارم وضع کن تیرے معلوم  
 بتانہ آنکھ کے کوئی کاہو نام





نہو معلوم کر اوسکی بجے راہ چوڑاوی گوشت اور پیچہ کو لکھ کر دہ چکانی جو آتی ہے اوپر کرب الیخ ان کو بن چیم دہ ہیرا تو گن اوکی نہ ہوتا جہان میں نام اوسکا کر رہی تے ہے میدوم گھوڑا چوٹ لے بال و سمن باندہ لکھ کر جو گھوڑی ہو تو رکھ کر چوٹ وایسا بون کر کہ شافہ بنا کر وہا جوں کان میں ہوا لک بنا پانی میں لکھ کر لکھ کر رہی لک بات بٹھو جانی اور اپنے سے کوٹھی چبے مہکار چارے بھر گڑا کو ملاک رنگ بھی لکھ کر جو گھوڑا لکھ کر بغلو میں بھرا نہانی کا لکھ کر بھرے وہا لک بٹھو تھی کامنگا تو بقینہ خوب ہو چوڑا گھوڑا کہ اوس یوں لکھ کر دیت کیا اوسے گھلا کر تو اس میں ہا نہیں کے سوا اوسکی دوا کچھ	تو میں دھونجے اور بارگاہ کہ ہو جاوہ حریرہ سار گل کر اوسے لکھ کر لکھ کر توفرت ہو دواوکی سال بھر بیان شہت ہما ہما کر کر می علاج دہ بیماری کشیدہ ہی بری نوبہ تو جان کر چوٹیا ہے بند کھلے میں نہ ہوتا اوسے چھبہ نہا نہ یہ دوا بھی ہے جہا کہ پیشا ہے سے بھجی ہو لکھ کر تو اسے بھی لکھ کر فائدہ ہو اور اوسکا اوکو فوٹوں جو کر کہ دلو تو نہیں بھر کر نہ پانی کہ گھوڑا ان کے پیشا ہے فقط خالی ہی لکھ کر لکھ کر کہا کر دیکھ کر قدر سے دیا ہر لفظ مضطر ہو کے لکھ کر مہا دکنی مرچیں لکھ کر برابر چھال تیل کی ملا تو نہو چھوٹے میں لکھ کر دوا لگا رو دہ میں ہے جہا لکھ کر پہاڑ سکونال میں بھر کر لکھ کر مگر نشتہ خدا اوسکو شفا کچھ	ننگا کر ایک کتا بھل ہلا کر ہستہ سائچے میں پانی بھر تو جیسے میں ملا کر خوب بھو دگر اس سے زیادہ تو کھانا بیان شہت ہما ہما کر کر می علاج سوا کو دہ بیان لکھ کر تو اوسکے ہاتھ میں مچ کر لال کھلے نہو پانی ہی بھجی ہو دیا میری کی ہی خوب ہے وہا لک لکھ کر لکھ کر کر کر کر دوا کی کچھ برائی دہ گھوڑا اوسے بھج کر کہا ہوسا غری کی پانی بنا کر اگر گھوڑے کی سمجھ کر لکھ کر وہا دوسرے بہر تو سوٹھ لانا لیکن ہے ضرورتی بھی نہا نہو دہ باد سول انشا پانی کھل کر بس لکھ کر لکھ کر پلا دی جہا لکھ کر نا لکھ کر مڑوڑی لوٹ کر جو دم کو مار شانی دودہ لا تو ایک اک کر دہ چھٹا تھا ہا کر دہ چھٹا اور لکھ کر پھر اوسکا گوشت لکھ کر اور اوسکے پیچے ہر مچ کر لکھ کر کہا پانی کے اوپر لکھ کر تو پھر اوسکا بہت سا خط لکھ کر کہ جسے بھٹھا اوستا لکھ کر لیکن نہو پانی لکھ کر کہ دہ میں لکھ کر تو البتہ کہ ہوا دہ شافہ رکھ کر اوسکی فوج میں لکھ کر پلا تھوٹ کے اندر سے نہو تو پھر بازار سے ننگا لکھ کر یقین ہے یہ کہ لکھ کر کر لکھ کر لکھ کر تو کر سالوڑی کی جاکھ لکھ کر دہ چند اوسمیں لکھ کر رہی دہ قاترہ جہا لکھ کر کہ جس سے لکھ کر لکھ کر لیکھ کر لکھ کر لیکن خوب لکھ کر تو دلو جس سے لکھ کر اور اوسکا نصف لکھ کر سوا کو دہ چھٹا تھا ہا تو کر اوسکو لکھ کر
--	--	---

نہو لکھ کر

نہو لکھ کر

مذکورہ

مذکورہ

مذکورہ

<p>اوسے باد کی دھواں کمانی                  یقین سے خوب ہو جاوی                  انگوٹھ سے زیادہ چوٹی                  اوسے وہ باد کمانی بادا                  جو ہر دخت رس تو بچا                  نہیں سکے سوا اسکی دلا                  اور دھو بیٹھے گھوڑا ہر                  پکارا دھو کر صدی سے                  کہ تا اوسکو دھانے دھو                  بھرا دھو ساغری کو کر کے                  نہیں دے ہر گھوڑا گھوڑا                  اوسے کوٹ کر باریک تیا                  ہے مینے بہت آزما یا                  ملا دھو نکوست کر عقل کو گم                  اوسے نصف صبح اور نصف رشا                  شکر برادے اسکے آگے نازہ                  کہ سچا کہ کھدست اوسے شہیا                  بچے گھانڈی کا کوئی مارا                  تو تب تک اس مرنے کی سزا                  اور اوسکو ڈال کر ہاؤن میر کج                  شربا کھیر ڈال سیر کج                  یونہی لپٹا کر تاس کر تو ہم                  کہ جس نے پاد پھر نہ زنا</p>	<p>ہے گام نہ کہ گھٹا پانی                  کہ چوڑا گادہ پیچ سیکڑوں                  دیا اک نیم کی لکڑی ہو چوٹی                  کہ تا وہ اپنے گھوڑا ہلاوے                  تو جبکہ اوسکے فوطوں کو گھوڑا                  دین کر ڈال خستہ اوسکی فوط                  نہواں چہ تین گروٹی تھر                  مگا بکری کے گھٹا پانی کا                  وہ سارا ہڈا اوسکو ملاوے                  بہت گئی کو بیٹے ہاتھ میں                  و لیکن اس طرح میں دانا                  دیا لائو کر راک یا دھو                  مری اک خیر ملان فشتا تیا                  مگا دوسیر دودھ کو گھی چا                  ملا نصف اوس میں مٹھکا                  دیا چار دھو سے دھو                  دے اوس داغ میرا تیا                  وہ پاک زنگی گھوڑا ہلاوے                  غرض گھوڑا بھانڈا کھلا                  پراؤ کی چوچ اور باد نکا رو                  عید جی مل بھراؤ میں سر                  کھلا سب م کو ای بار مہم                  پراؤ تیا پراؤ سکھو نہ دھو</p>	<p>سو ہر باد کمانی گھوڑا                  بلا پانی میں دیکھ اوسے                  تو کہ کہ باد چھریا جانی                  کڑا کر تھان پاد کو گھوڑا                  وہاں خطہ کر کر اوسے پرے                  سو پٹ لڑا گئی اوسے دوا                  کہ ہے خطرہ رہی گزہ باہر                  کوئی سدا ابر اوس میں                  نہو پر شور باد میں سیر کم                  اسی خطر تو اکثر مرد عاقل                  تے آتے ہیں اوسے پھر تھکا                  کہ جاتا یوں گھوڑا مقرر                  وہ موج تیا کہ ایسا اول فرد                  تو بہر فرج ہو تو اوسکو دھو                  سر کا مال سے اوسکو ملا کر                  تو اوس ہی پلا یا کر اوسے                  زیادہ اوس میں مٹھکا                  کہ ہر گھوڑا اور تھوڑے ہر                  بشرے اوسکو تو سکر کج یا                  مگا اک خیر کو پانی میں تھر                  کہ ہواں سکھ پڑی گھوڑا                  تھان اوسکے ملا کا جھوڑا                  کہ ہر اوسکی اسی تھان کمانی</p>	<p>کہ تاج پاد کمانا اوسکا                  سو ہاگہ ہون کر پانچ                  اگر جو چوٹی کٹنا ہو پانی                  اوسے سے قانزہ کی طرح                  نہو کر کچھ سب لڑا گھوڑا                  کہ پروا ہو گیا تھان اوسکا                  نے کر چیلے تھوڑے اندر                  تو چھریا جان میں تھوڑے                  طرح اوسکی تباہی تھوڑے                  پس لٹا اوس غیر اوسکا                  چلا دے ہر اپنا دھو                  مگر دیکھا ہے اس میں اکثر                  کھلا بار ہوں ہی تو اوسکو                  اگر نہیں سے کوئی ناز                  ذرا گھوڑے کو تھوڑا                  نہو گجاری اوسکا پٹ گز                  تو اس سے ہی ہو تھوڑے                  ہی چچاں قونچ کی جان                  علاج اوسکا تھان کج                  مری تھر پیریکہ افراکوش                  مع لائیں ایا کوٹ ایدست                  اور اوس میں کمانی                  ہر گھوڑا مٹھکا</p>
---	---	---	---

فرسندہ مریم

سوچنے لگھری اور گھبر  
 کر دینیں اس شخص سے جگہ آگاہ  
 نہیں اس شخص کی کچھ اور پیمان  
 سمجھت اس شخص کو رازی  
 اسی کو کہ مریض اول فروز  
 ، لیکن کہہ سونے پانی کی قنید  
 سے جو بند ہو جاتا ہے حکم  
 بڑا کار او کی پیشانی پر کہہ ہا  
 تو یہاں اس کا نہیں کچھ سینہ  
 ارشاد کی کو بلین اور توں ہماری  
 دو عین و عین این اور جو کچھ  
 جو سمجھو گرم گرمی کی ہو اتو  
 براؤں کی بین اس مردنی اور  
 ویاں آگاہ کر اور اس مردی دست  
 جا بردار کو منگو انی تو گو گل  
 ویاں نہ انٹ کی انٹیں منگاتا  
 یونہیں کہ ساتن ملک و سپریم  
 ملا فیون ک پانی مین آستان  
 وہ سچی اور لہڑی بیس با یک  
 رکھ اورن تیز کو اس کے کچھ  
 بھراؤ کی گہان اک جہ بنانا  
 جوڑ کر تو اس کا ایسا پنا  
 ہر اچھا تہہ ریاو سکھو بہان

دیا کہ اسے بنی یوسف بنی الکثر  
 شمس کے سینے کی پھینک دیا  
 بنایا مگر مجھ کو اسے تو جان  
 منگا کر حیف کے دوسرے گری  
 کیا کہ راجہ منج ویک او سکوت  
 کہ تاجہ اوسے غنچنی راہید  
 تو پھر موتا سوا چار ہفتہ تک  
 ہٹا اک نہ رہا اوسکو دوسرا  
 وہ سینے زمر کا گھنڈہ  
 مساوی لاکر کچھ دھاری  
 منور گنارم تو فسکر او  
 تو بانی شیر گرم او سکوت  
 تو اجا رہی برا کر لچو جوش  
 لگا پر آگ کی خبر کا مگلو  
 کچل کر باو پھر کا دین لیر  
 سے او سکوت بنا سہرہ نا  
 کہ تا کہل جا با کا تیرا سیم  
 اوس نے کا بنا اک لہا نا  
 غرض موزون کو تو بے جا  
 سر کہلہ س سے کو بہل س نا  
 سحر اور نام تو اک اک کہلانا  
 کہ آجاکے اور بھینا  
 بھینا سکھ و درود

بہت اوشے بھی ہوتا تو ہم  
 ٹھوکانوں کی دیکھنے پر جوت  
 خدا کا کردہ گروہاؤں میں  
 انہیں میں سیرانی میں  
 یقین ہے اس سے بھی  
 جو چوٹی بنی ہو جاتا ہو  
 کروں پہاڑ کو اس کو  
 اگر سچ کہتا ہوں  
 دیکھنے میں وہ گروہاؤں  
 پر اون کو کوک یا  
 نہ دیکھو انہاں کی  
 لیکن تاملہ کو  
 یہ سن کہ جو پانی  
 اسے تو آگ میں  
 کہلاو ایک ہی  
 ذرا سے موٹہ کر  
 دیا کہ پیسہ  
 اور اک دیکھو  
 مگنا پیسہ ہی  
 غرض وہ خوب  
 جو کوئی تر  
 اور کو اور  
 دیا یا نہ

پس بے شک بهر حال کلام  
 بدست علی امین کمالین کسی بود  
 تو بهر تو یاد کر که مری پند  
 رسد آرد او خوشنویس یار  
 و این گو یا نه ایوی تو گنگ  
 تو بهر چنان جلد بهاد که  
 بناون سهل تلخ جو معلوم  
 که تیرا نه در طلق و کله پاد  
 تو کردی دروکی نویه تدبیر  
 کچل کردی که جلدی که کلا  
 ده باطل صفا بهر جاد و تب  
 زیاده اسب مست دای  
 تو اکسیه بجز این ای  
 و بهر میلین اندک میل دانا  
 خدا چنان تو ده جاد و تب  
 که لاد و شام کر بانی میل  
 افسه پانی میرت بهر  
 مکتا سخی ہی تو اوتی می مدی  
 برام بشنون چیزین که  
 تب و س که کوکلو پانیک  
 تو لازم که تو او کوکلو  
 او تر خوب که پشسته او  
 گدازین جانم بر گز هو اکا

فرستاده نگین

علاج نازده بندش آب

در بیان سفر کرمی سفر با عیش و شادمانی

اگر چه آید نه او سکا الی نظر بل نوازی می پلا لاکر او که مو جاسا بنویس بهی کفر حفظ خالی می سکا لکین دو اورا تاسی گانا گور سکنه مساوی چون یا بخون کور سکا او تاسی اور و طبعی اور و ن سب چیز و کو کو طینا کمال اک صبح کو او لیک شام تو او سن نیکو سب سب بهت یار یک کرا وین او کرا و سکی گویا ن چلیس تیا رها کردانه بانی سے خبر آ تو وہ مطلق دغا سکی ندی کا تو یک روز کز خوب سکا حافی یہ نہلا نین سک تو کز فرق چکر کن منہ پی کچھو سکا بانی وہی دیتا ہے کم کو یو داتا کہ نام پر سہ وہ تیل ہدم کئی ناز مرین لویہ جیرین او سکا لیک کے شمعے کمال جو کلا ہا ہی تو با وکی ماہی منو غافل و سکی کو سکی ناز	ہلا او سکو شرباب کیرا کر یقین ہے بیکنی وین کہ باحل نہیں کرتا ہی کچھ مطلق و لیکر کا تم ش کیجیو یار لے جو خراج سانی ہی جلدی منگا کمال لکینی با و بہر ایک یہ تینون جیرین ہی کس بڑا منگا کر سیر سیر کرا پرانا جسے کہ فانی اور بانی کی تو یہ نسخہ آدیا کئی بار پھر جانیلا تھو تہا پیسہ لا کمال شام و سکا ایک کیرا جو کرمی تو دانہ کم کمالا کبھی نکلے جو کرمی میں سکر کو بہت سپانی بادی تو جہان اگر بانی مانتھو اسی سچکو کمالا نار و منزل پہ پہر بکر نہ کیجو دانہ کم کنہین تا خیر جو دہلا ہو تو سہر کرم نہ کمالا کچھ بہر سکی اور اتنی جلدی کھو موئی اگر کھو او پر خاد سجدی میں ملا وکی ہوئی منگا دین بہر کو کمالا ہورا	بہت کس او پسر طبع نال اگر مونس اور تو کر و غور و یا بانی میں تیرا او سکا کر و یا کٹ ہانی ہی کئی منگا یادہ با واک کے سپند منگا بہر نیسیا او تاسی کور منگا کچھ جیلاک پتکری بھی سکا کچھ پتکری پھر ہون و تیا منگا کر گویا ن مولہ یہ کرام اگر منظور ہو بانی پلانا جواڑ یا منگا اک سیر بہر تو پھر او سکو نہ کرسر کس سکا سفر میں آئے موئی تو یار جواس طرح کس کو سکی لیکا اگر کھو ترا کرمی کو مانے اگرچہ وہ پیسے میں ہی پزیر پہلا یاد آ با سنے یا جانی سطور میں کرسو کرسے جودا چہارم تو مفر کچھ بس کم جودن سدی ہون تو کچھ پزیر وہیں اک با و بہر کرمین سکا جے پتلا تو کرمی سے ہر دن و لیکن یا خیر دیکر جس کا یا
--	--	--



بلا یا کسی بانی بن تربتیک	لہو پو تو نسا مو قوت جب تیک	سے دیہان در کپہ بعد از د	کہ پتلا جو با کا طر با ہر نہ خون
اگر پتلا جو تودہ دوا کر	و گرنہ دے لے نہ باہر دوا	من کا اک باج فوے پر حکامی	علا نصف اس سے مرضی اور نہ
بہر او میں تو ترا آتا تو ملا دے	کہا کر پہلے پھر بانی پناہ	مگر تپ سے بن پھر لہا ہر گن	بہستوار و سکون بھی انہی تکر
و با کر دے کہ یہ بات عروہ	و تیک کہ جب تک تو دہو نہ	اگر گرا نکمہ میں گھوڑے کو کیچو	تو ہستی کا نہ جا کہ بن کوٹ
چبا کر نون تو اور باسی بانی	کئی دن ہو تیک او کی مین بانی	اگر تپ ہی پڑی ہے تو مگر دیر	تو کر او کی دوا کی پین نہ
تھی سے پہر تیک انھوں کی مین نہ	کہ ہو جاد کئی دن میں غل دوا	و یا تو ہی ہی مین ہی بن مارک	بدستوار و سکون الاکر تپیک
و یا بہر اک چھو کہ تو گس کر	لگا کر پھر تو پیر سے اوسے اوچ	و یا دوشیر خوار دہ کوئی نہ	تو پیر کین و مین لکر او کی
بدستوار و سکون ہی پر ہی لکھ	کہ تیک ہی اوسے آرام آج	و یا بازار سے لے گیر و لہا	سہ چند ان سے تپ تپ
بہم پسور و تو لکو ملا دے	نہ سے پھر تیک و مین لکھ	و باک نہ تپ تو پیرانی	بدستوار و سکون الاکر تپیک
اگر تپ سے اوسے پسنا	تو پھر تیک ہی بانی او کا جینا	اوسے ہی تو تپ لکھ مارا	نہیں سکے سو اکیچہ او چار
جہاں تپ سک تو را کہ مین لکھ	اوسے دے سکے بدن جو پیرا	وہ اکہ او سکے بدن تپ	عرق نہ خشک ہو جا تو تپ
جو ہو کئی تو تپ جہاں وہ چو	نہو گشتک او سکون او جان	مگر دگل تو دیر او سکون	برا برسوں کی کلون سکے
اور اک گل دے تو دہ کی گن	تو ممکن ہے کہ اچھا ہوہ بیمار	دوا اور دسکی تو کی نہیں	و نہا دے جو اتہ او سکون
یہ اک بالین لے مود دنا	نہ پھر مطلق اس گھر کی دنا	کہ پیر تپک ہے وہ تیر اکھو	کر پیر ہو غمہ او سکون
چھو گھر لکھ کوئی پٹیل لکھ	غلل یا کوئی ایسا اور ہی	تو پیر تو دیکھت ہو با تپ	علا بانی کی مین تپ تپ
علا پیر پیر کر تو انہیں تپ	مسادی پر پر اک کر کو تپ	پکا خول خج پر ان سکون تپ	کا کوئی تو دے تپ تپ
جنا دین بیکان کی طرح ہم	تو باندہ اک چپہر لکھ ہی	اوسے پھر پیر او سکون تپ	کہا کر دہو پیر لکر تپ
یہ نہیں دہن دن تپ کیا کر	بہر احتیاج انہی لیا کر	و یا تپل در فون اور گرو	علا کر دان غل یا دہو جان تو
بہر احتیاج او سکون ہی لکھ	دیکھن خوب سائیک تپ	اگر چہ ہو کسی گھوڑے کو خوار	تو غل مست ہو بیمار ہی تپ
کئی دن باسی بانی جو دہو	تو البتہ کہ فرصت او سکون	سچی کہتا ہو حکم یا جانی	کئی دس کا طر اٹھو کا پانی
و یا لکھ دی کو خوب لکھ	بہر اوس میں ڈال دہو با و تپ	لگا کر دہو پیر باندہ او سکون	یقین ہے تپن تپن ہو جو کم
سے کر تپ ہی سر نکا او سکون	تو البتہ بہت سا فائدہ ہو	دیا پانی کشیلن کا سر	بدن براد سکون دہن تپ
منگا کر اٹھ سے بہر تپ	نکات نصف او سکون تپ	کھل کر باندہ اک کہ پیر تپ	برگر کر او سکون باسی بانی

نہیں

تپ

تپ







فرمانہ نگین

تہ ترکیب برادر دین مولانا علی حلاج دہلوی

تہ قراؤ

تو البتہ رہیں بال اسکو قائم نہو گانے طلق انتہا میں زیادہ تو نہو دھڑکی مقدر نکڑاؤ سکھو اسکی دوا پکا تینوں کی روٹی تو ملک کہ ہاتھ پورے جو ہاتھ پورے تو خالص کیسے پورے ہو گاہنگ کچن کر بعد دانہ کے کھلاؤ دیا کر پیاز پانی کے اور کھلاؤ بھل بھلا کر اسکو غرض کہ تین تین کو کھکر کھل جاوے کھجے کی تری دہان پاٹنا رہ بھی خبریں بہتور تو سن کھن تین تین جگہ اکبر ماتے میں تیار کے جو کرب بہتہ سیر نہ نہیں ہوں جانا تو پھر بس انوکھا البتہ ڈرے مجھے معلوم ہے وہ طرح سے برا جو این بھی ہوا نہ نہو کھجی کہ سب چیزوں کو لینا تو ساوی روا میں ڈالہ اس میں ملا کر تو اسکو بون کھلاؤں میں با تو ساوی کی تو کیفیت اہلکاو	جو سینکے شیر گرم اسکو تو دھم دے کر ناعمل بہ انتہا میں اگر بالکل نہو جاوے گی بہتر وہاں کر چار بارہ راعنی الفو پھر آٹا ماش کا اک پاؤ پھر دیا کر و زراک با فوسے ہوا بجستہ نہیں نہا کٹنا ٹیک اسے ہو بھل میں کھل کے بقدر کچن پیسے ہر کے لیکر دیا پھر آدہ پالیکر کٹی اوسے پیشاب میں اب دیکر یقین ہے یہ اسکو نہ ہاں نہو وہ دہان اسکی تکیا اگر گھوڑا ہے کچھ جکی قدر اگر کچری بھی اتنی ہو تو ہر خوب دے ڈالے کے اور بے کھانا خرا پٹ میں گھڑے گرسے سنا ڈاب کھوں ہیں چہر طرح سے غرض اتنی بھی نہ کجری نور ہو روہیت اسکی بون کرنا ہر راہی اوسے پھر ان کی میں تہر جب اسکو بون کرین باغی با اگر اس سے زیادہ کچھ کھلاؤ	کہ نکھین کے نہ اتنی جا پھر تو پھر ہے یقین ہو جاوے تو سینکے اسکو بھی اس خربل تو سیلی پر جو اسکی جا پھر ملا نصف اس میں سمیٹے پھر بنار اسکی پوریا ایک کپیر تو پھر تین بون ہو وہ داکر نہو اد رکٹے وہ پھر سے کتر تو پھر دوا چارون دوا اسکو پیاز پنے کی تھی پاؤ سے سنگا اور کوٹ کر کر اسکو تیا دیا کر شام کو داسے کر اوپر ہیشہ پور پھر اسے ہر ہائی اوسے کھتے ہیں یہ دہان بھی بہتر ہے میں اسکو شک سے رہے پھر فائزہ دوا پھر پھر کہ تو دیکھو اسکو کھلے لگی تو کر ساری کے نسخے کو جا سنگا باز اسے پور کپیر سجھون کیلئے تو جو کرب دال براؤ میں کے جس میں چھانی براؤ میں کے کہ ہوا چا پھر کھانا بعد دانا دال فروز	تصاحت میں ہے لیکن بھی حال دیا وسیلے سے بھی سینکے سنو اگر او پھر ہو فیکت یا کپال جو چہا نہا گھوڑا چھوڑ پھر دیا اک پاؤ پھر سوکھ میں جلار بون میں اسکو نہ توں جو گھوڑا دہان ہاں پور کتر رکھا اسکو پھر کر کر کر اند نہو وہ تین تین فائزہ جو دیا اتنی ہی بی باں کی دیا لے پھر جو این ہے یا ہفتہ دین کے ان دے کھج دیا پانی یہ اتنی ملائی جو گھوڑا خشک کیا نہا نہا مساری بنگانی اور نکٹ کھانا چاہیے بہرے بہتر یقین ہے اعادہ کھلے گا جو چا اتو مٹی کھلے ساری نکٹن لالا اور پھر ہیشہ مفر کچھ سمجھ کی بھی پھر بہت سارے دی اور پھر بانی پھر اسکو بون کر کر کر کر بقدر کھانے پھر کے میں
---	---	---	---

دولہ  
علاج سہل

علاج شہر دم  
علاج شہر دم

بشدت باور گری یا مو جلا جسٹیسہ مضمر گریہ اگر ہو اگر باتا ہو گھر کی دانا رکھان و نوکر تو برکت کو موزل دوست کا بچا دے یہ جو کوئی مہم گھر امری جان نہویر اٹھ پیسے بھر سے وہ کم جنا کا غدلی بھر تو ایک نی یہ سن رکھ تنگ گھر کا لگر بتاؤن اب کہ اوکو تکب کر کما تو مان میرا نکرو یہ پہر بہر بوجو بانی پلا دے کہ گریہ فائن تو اور بھی د نہر جو خوف کچ گری کا زہنا نحال اوچے تو پھر جابو اے مینے بہت سے آزمایا دینا شہر دم کے حق میں کم متمالی میں تو ان کی بہرہ اگر تو چاہی یہ ٹھنڈا سو گھوڑا بہت چھوٹے ہوس گھوڑا کو طقت اوسکی بہت موثر تو اوسی کی وہ لٹا کا قائل سور و رنگین اوسکی کا کر	ہمیشہ فائدہ کرتا ہو سارا بتاؤن اوسکی بھی کر تکب کر تو پھر کرا تھم دے کے کھانا سل بچہ سے کھانا کا ہی سبب بنایا تھا مجھ سو یا دے یہ اوسے مری کیا یاد ہی بچان یہاں دو چار دن تک تو پیچم جلد کر اوسکی دوا سو تو نہ دینی تو غم کی جہاں کی سویت کر وہ ہو جیتا کہ اچھت تک سنگا بازار سے پیاز و دیر تو لازم ہے او پر کھانا وگر تلام اوسکا کھانے بھی تو مکر راز یا سہے بتکار گجر دم بول میں اپنے بکا میان باقی نے جھکنا بنا کر وجود مہبت شہر دم ہے لگانہ نون سے نو کے زور سے تھم تو باسی بانی لیک تھو اٹھا یہ دیکھ سے رنجابت کی علت اوسکا گھوڑا بون پر چو تو کہ کجی سب دیکھ جھوٹی قال تجہ ناخوش کر و انکس لاکر	جو نہو جلا تو اتس کام کچو ملا یا کر تو متھی موٹھ میں بار ویا سنگو اوسو فک الکر دیر بقدر وہ چھٹا نکا سین پر تو پہر بھر فائزہ دالم سے لیک منگا کر مینی یا سو یا برابر جو نہو تیرے کسی گھر کو مس اگر کی چاراک تاک گھر تو نہ کر ہسکا بانی میں کاغذ کو نہونک کوئی کر شیر دم گھوڑا تر ہے کتر اک پاؤ پھر اوسین بار کس یونین کر اٹھائی سک کر تو لے گری کا تو سب سے کچو دوسرے نسخہ لکھ لکھ کھانا دے کے کئی دے جو تھو شہر دم کے حال نہ چھوٹے کسی گھر کو یقین سے یونین کی دن چکر فوٹون پر او کو دن یقین سے اوسکی بچہ خوب ہے پیرا دس گھوڑی بہ گھوڑا چو اگر چاہے کہ گھوڑی لاکر برابر دونوں خیرین سیر ہو	دہی کے لئے سرکہ ڈال دیکو کبھی پھر ہوسا صلی ہی نہ در کا شباب اوسین سے ہون کی کچو ویا کر بعد افر کے دل فرور کہ ہے گھر کی حق میں یہ نہت کھانا دے سکھو در زمین ملا کر علاج اوسکا جگر سے یہ پڑہ جا پیاسے اس شل تو تن دن کر رکھ اوسکو اوسکو پھر تو پھر کر یہ جگر تو دوسرے چکر لون اور پڑ تو کر ٹیک تو لازم ہے کہ دہیا اوسکر تو کر سے کرائہ تو اور دیکو سنگا بازار سے سوکھو تو ران کہ تا اچھا ہو جلدی ادل افور تو بیجان اوسکی کھان خوشی حال تو کر یہ ڈول جو لکے جوڑا تو وہ گھوڑا تر اپنا رہے گا کہ تا شہر تو اوسکی کم جہا دل کو دہی مرغوب ہو کہ نہ لکھ تو نہت تو اوسکا نہیں جو کھانا تین دن
---	---	--	--

وہا باہی اور دنی کسلانا	کہ ممکن ہے اسے الٹک لانا	جب آنگ اور کسی آخر ہو فی سہ	تب بے سبب کہ گویا تو ہوا
وگر نہ ابتدا میں سخن در	نہیں ہونے کی گاہ میں وہ	وگر اور سکا جسے کچھ ہے لینا	تو دن و نین اسے دانہ دین
وہی سٹا و سکا جو نہ جاتا	تو لازم ہے کہ کم در نہ کھلا	سبب یہ کہ دیکھو گویا	ویا گویا بڑے گاہیٹ کچ
اگر گویا نری کچھ جسے آج	تو پھر الٹا کی ہے وہ جتنی	چوٹی میں ہو گویا وہاں	کہ ہوا مقرر دوش کم دار
چوٹا اسے اور سیکڑا پانچوین	نہ کہہ اور سکون بادہ پٹ کن	وہ نزدیک جسے ہے آو	تو لازم ہے کہ اسے گویا
سمجھ لینا یہ کچھ دیکھو	کہ گھی ہر روز بس ایک پادہ ہو	اور اب قند اور کسی آج	بیابا ہے کھی سے لڑن دی
کہ قینا اور سکا ہو سہا	اور اس کچھ میں قہ ہو سہا	وگر ہے کہ ہو مو تو فک	تو پھر جن کو ہونے کو تنگ
کئی دن باہی باہی فرج پر بار	کہ آٹا الٹا ہو تو فک	کسی گریں کہ گویا	تو زخم اور سکا ہو پٹا
حق وہ پیا نہ کا اور سپر گائے	تو بس فی الفور اسے آرام	یعنی انسان کی گویا	مگر آنا یا ہے یہ ہوا
کوئی گویا اگر ہو پس بہا	تو اسے کسی سے نہ بانی	کہ مینک کاٹ کی میں ایک	مل اور سکا ہاتھ تو خوب
رگڑا اسے نیک رہا کی کو ہون	تو دن و نین اسے اور پڑا	یقین ہے میں دن میں مری	وہ دلی اور کسی نہیں
اسے اکثر ہے میں آزمایا	نہیں مطلق کسی فرس میں آیا	اگر ہے نہ کسی گویا	عمل کرنا تو کہنے پر ہمارے
ملا و تھوڑی سچی اور چونا	ملا باہی پھر نہ نہ نہ نہ	کا دن بے بے اور ہر	کہ تا وہ کاٹ کر دی برابر
اگر ہے کچھ ہو یہ بات منظور	کہ گھوڑی کران ہو نہ ہو	تو میں تجھ کو تو فک	وہاں کا اسے سے کاٹ پو
لگا تاہیل اور سینہ اور ہوا	نکل اورین بال و سہا	کچھ اور میں رہا سچا و غل	تو پھر اور پیرد بارہ عمل کر
تو پھر سیدھے کھل اورین بال	نہیں ہے کا کا پانچا	کبھی جی میں تری بات کرانی	کہ عقب اور ستارہ و چوڑی
تو اسے بال و سہا سچو	نہیں ہے کھل و سہا	لگا یا کچھ اور سہا	تو پھر مینک ہاکی بال جلدی
یقین ہے وہ ان کے مینک	نہیں ہے کھل و سہا	جو ہر ہشت کسی کے باچا	تو غنڈا اور سہا کے باٹو تو
پھر اسے کچھ دیکھو یہ کر	کیسا ہو چاری دیکھو	بہت سی پھر گاہی گاہی	اور تار اور سن کر اور پو
اسے تو ڈال کھل باہی کر	باہی کے اندر دیکھو	بقدر قینا و سہا کے گری	اسے پھر کٹ کر تیار کرے
ملا پھر بول میں انسان	لگا پھر بول میں انسان	مندا رکھ اور سہا	یونین کر سٹنک روتی
جسے پالوں گویا	تو کچھ زنا رتو کہہ کر	مندا کر دیکھو اور سہا	ماسکے میں اسکو بھری
لگا یا کر اسے	کہ لکھا تا وہ ہو ہلکا	ویا مینک کاٹ کر	کہ اسے بوجھ سے ہو ہلکا

تو پھر جن کو ہونے کو تنگ  
تو زخم اور سکا ہو پٹا  
مگر آنا یا ہے یہ ہوا  
مل اور سکا ہاتھ تو خوب  
وہ دلی اور کسی نہیں  
عمل کرنا تو کہنے پر ہمارے  
کہ تا وہ کاٹ کر دی برابر  
وہاں کا اسے سے کاٹ پو  
تو پھر اور پیرد بارہ عمل کر  
کہ عقب اور ستارہ و چوڑی  
تو پھر مینک ہاکی بال جلدی  
تو غنڈا اور سہا کے باٹو تو  
اور تار اور سن کر اور پو  
اسے پھر کٹ کر تیار کرے  
یونین کر سٹنک روتی  
ماسکے میں اسکو بھری  
کہ اسے بوجھ سے ہو ہلکا

کر رہیں یہ نسخے آپ نے  
 اس سے مکر دین گرامین کھلا کر  
 ویلے گیر اور کالی مہین  
 وایک دن و نون چہرین ہر دنیا  
 تو خطہ کیری کی گدی اس پر کر  
 کسی گویا کی گویا بنام  
 منکا نصف اس کی مہین خیمہ  
 کھلا و تناسی اور و تناسی  
 و یا تل اور مہلا و ان تو اور  
 کھلا لیس چس تنک اس قدر  
 اگر باند نام ما وہ ہو و یا  
 یقین ہے اس سے ساری بھی  
 تو اوپر باندہ تو مکر کی جالا  
 بھی انسان کی بھی دوا یا  
 لگا لگانی مٹی کو کرنا کر  
 و بانگو کالی زیری کیا  
 ہی کتہین جتنے ہیں  
 مہام سے یا راجہ ان لگا کر  
 جو بر سانی کسی گویا کی تو یا  
 یقین ہے یہ کئی نہیں کہ اس  
 غرض چوب سے بر سانی  
 منکا باز اور کئی ہائی آخر  
 چڑھا دی گئی تو اک یا پھر چل دی

ہنسی کرتے ہیں کہ  
 کہ تاپنی کو وہ بالکل مٹا دے  
 بہت سالہ تپا ہو تو کچھ  
 تو اسے یاد دلاؤ تو کچھ  
 و لیکن اب اس پانی میں  
 تو پھر جو میں کہوں تو وہی  
 انہیں بھی کوٹ کر کر لیں  
 و جب تک کہ تپا نہ ہو  
 مساوی دونوں چیزوں میں  
 و لیکن تل ہو کر اسے  
 دوا دونوں مرضوں میں بھی  
 نکلا تو اگر اس کو بدستور  
 نہ کیا جائے آگ سے جھنکا  
 ہی اسے و زرافوں کو کھڑے  
 کا پانی میں بسوا کر کئی بار  
 میں ہوتا ہے یہ ترکی کو اکثر  
 ملا اس کے اوپر و کچھ  
 کہ جو میں کہوں کہ تو تپا  
 پر ساقی نہیں ہے کی جہا

اگر او چہ کسی گہوارے کی پستی  
نہیں دیکھتا تو وہ اس کا کچھ سنہرا  
گہوارا بنایا وہ دونوں بھی بد  
کسی گہوارے کی جگہ باجہ ایک  
نہو حقیقت اچھا دلہن کرنا  
سبحنے کی نوسہ روپیہ پہل  
بہم اندرون خیر دن ملو  
مجھے اک شہنشاہ سے ہر بتایا  
مجھے میں نے اس کا ردن خبر  
چلکار خوب دلوں کو ملانا  
جو زعفران ہو تا اگا گاری  
نہو کر زخم سے گہوارے کو نہ  
وہاں اوپر سہاگہ میں کر ڈال  
جو فسطی ہوں کسی گہوارے  
لیکن ٹہن سے ہانی میں لگانا  
وہاں اوپر اس کا کرنا کر  
وہاں اوپر اس کو پیٹا ہو یا  
نہیں اس کے پیٹ کر یا نہ ہو  
وہاں اس میں لیونے کے اگر  
کھلے اس کے سر پہ لگان

تو چو چرخ کجی بین ہو چو  
 انخی طرینین کن کہ سانا  
 کہ ہو جاو خل ہی کا جو  
 بسیر سا کرتے ہیں اور  
 ہمیشہ گدی اوپر تیری دہنا  
 اوے تیر کی ٹکریا کی ڈال  
 ماکر پھر چیلے میں کہلاو  
 یہ نسخہ ہے اوہوں آڑیا  
 لے دو بھر اکل میں کر  
 سحر بین انداری کی کہلا نا  
 جو مادہ ہو تو اسے چھپی  
 تو پھر میرا مال آخر میں  
 کہ بس ہو وہ ہوندا مکان  
 تو سن مجھ سے نکر کچھ اور  
 مفصل لکھ دیا بت بھول  
 سہر سہر وادن فطرت بہر  
 تو سن نزدیک سی تجھ جانی  
 لڑیہ خوب اور خوش قسمت  
 لئی باری لگا ہر روز اس  
 کو نہ دوں تجھے برائی لڑی  
 ہر برائی ہے تو تو سن بہت  
 لڑی ہی تو متی سیکر شک

[illegible]



فرستہ نگین

۲۲

<p>ملا چھوٹا سیریں مٹھانی بڑا ناز فتر رفتہ سیریں جوسے ہارے تو بولیں اور</p>	<p>اوندی بالک دودھ سیریں مٹھانی کہہ کر سیریں مٹھانی اور تو کہہ کر سیریں مٹھانی اور</p>	<p>اور ہمارے سیریں مٹھانی بنانا بولیں سیریں مٹھانی قے کیا ہاں سیریں مٹھانی</p>	<p>دیکر پاد بھر پانی ملا کر نہیں ہے کہ تباہی درکار بہت نادر غرائب ہے نسخہ</p>
<p>وگاہ ہے کہ تو کہہ کر سیریں میدان صومہ کا پلو اسلو یکے جب خب تب کو سیریں نہیں ہے وزن کی پلو اسلو</p>	<p>پھر اسکو دودھ اندر ملو عرض کے اسکو سیریں چند شعر درخانیہ کتاب کو</p>	<p>ملا کر اوندی سیریں مٹھانی جو تھوڑی ہو تو اسکا کام لگو کیا پھر سیریں مٹھانی</p>	<p>تو کہہ کر سیریں مٹھانی دوبارہ سیریں مٹھانی کہ سیریں مٹھانی پانی ندی تو جتنا پلو سیریں مٹھانی</p>
<p>چونکہ سیریں مٹھانی جو سیریں مٹھانی کچھ سیریں مٹھانی کچھ سیریں مٹھانی</p>	<p>کہا اور سیریں مٹھانی تو کہہ کر سیریں مٹھانی سے قند دھنی سیریں مٹھانی کہا تھانے اس سیریں مٹھانی</p>	<p>کیا پھر سیریں مٹھانی وہ سیریں مٹھانی اگر لچھے کوئی سیریں مٹھانی فرستہ نگین سیریں مٹھانی</p>	<p>تو کہہ کر سیریں مٹھانی فرستہ نگین سیریں مٹھانی تو کہہ کر سیریں مٹھانی فرستہ نگین سیریں مٹھانی</p>

فرستہ کریم کاسٹ کر کہ اندون سادیت یا خان نگین کا فرستہ ماہ اکتوبر ۱۹۱۶ء کو منطج منشی نزل کشتہ  
مقام کا پورین استقام سہ لالہ جسے دیال صاحب منیجر  
سطح سچھپ

۱۲۱۶۱۶

۲۲

۵۱۰۶۹







